عالمی منظر

برطانیہ میں طلاق یافتہ حضرات کو دوبارہ نکاح کا حق

لندن (اف پ) اگر چرچ آف انگلینڈ نے منگل کو شائع ہونے والی رپورٹ کی منظوری دے دی تو مطلقہ لوگوں کو دوبارہ شادی کی اجازت مل سکتی ہے لیکن برطانوی ولی عہد شہزادہ چارلس شاید اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق چرچ کی قائم کردہ ورکنگ پارٹی اس معاملے کا جائزہ لے کر پرانے قواعد تبدیل کرنے کی سفارش کرنے والی ہے جس کے تحت مطلقہ افراد کو جن کے سابق شریک حیات ابھی تک زندہ ہیں دوبارہ شادی کرنا منع ہے۔ اگرچہ ورکنگ پارٹی کا اصرار ہے کہ اس کا ترجیحی آپشن یہ ہے کہ شادی زندگی بھر کے لیے ہے لیکن اس نے برطانیہ میں طلاق کے بڑھتے ہوئے واقعات کا بھی اعتراف کیا۔ یہ رپورٹ چرچ آف انگلینڈ کے قانون ساز ادارے کو جائے گی جو امید ہے کہ سفارشات کی منظوری دے دے گی۔ اگرچہ رپورٹ میں شہزادہ چارلس کا ذکر نہیں کیا گیا لیکن ان کے حالات قریب سے دیکھے جا رہے ہیں۔ بادشاہ بننے پر چارلس چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ بن جائیں گے۔ وہ ابھی تک مُطلقہ ہیں جبکہ ان کی پرانی دوست کمیلا پارکر کا سابق خاوند ابھی تک زندہ ہے۔ جب وہ دونوں دوسری شادی کے لیے چرچ جائیں گے اس وقت ایک اور پیچیدگی پیدا ہوگی' نئے قواعد کے مطابق مذہبی حلقوں کو کہا جائے گا کہ چرچ میں ایسی شادی کی اجازت نہ دیں جہاں کسی کے کسی اور سے غیر قانونی جنسی تعلقات قائم ہوں اور کوئی ایک دوسرے سے بے وفائی کرتا رہا ہو جبکہ چارلس ڈیانا سے بے وفائی کا اعتراف کر چکے ہیں۔ رپورٹ میں دوسری شادی کی اجازت کے لیے واضح قواعد کی سفارشات کی گئی ہیں۔ خاص طور پر شادی ختم ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہو اور دوسری شادی ایسی صورت میں ممنوع قرار دی گئی ہے جس کسی نے اپنے خاوند یا بیوی سے بے وفائی کی ہو جس کے باعث شادی ختم ہوئی۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ جنوری ۲۰۰۰ء)

اوسلو کی مساجد میں اذانیں دینے کی اجازت

سویڈش حکام نے دارالحکومت کی ۱۸ مساجد میں بلند آواز سے اذانیں دینے کی اجازت دی ہے۔ تاہم حتمی فیصلہ متعلقہ علاقوں کے کونسلروں کی مرضی سے ہوگا۔ اوسلو کے محکمہ اربن پلاننگ کے سربراہ نے قرار دیا ہے کہ اذان شور شرابا کم کرنے کے قانون کی زد میں نہیں آتی۔ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو اوسلو کے ایک علاقے میں پہلی بار بلند آواز سے اذان دی گئی تھی۔ شہر کی پانچ لاکھ آبادی میں ۳۶ ہزار مسلمان ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ جنوری ۲۰۰۰ء)

مصر میں عورت کو طلاق کا حق مل گیا

قاہرہ (ٹی وی رپورٹ) مصر کی پارلیمنٹ نے متنازع مسودہ قانون کی منظوری دے دی جس کے تحت عورت کو طلاق دینے کا حق حاصل ہو جائے گا۔ یہ بل حکومت نے پیش کیا تھا اسے بھاری اکثریت سے منظوری حاصل ہوئی۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۸ جنوری ۲۰۰۰ء)

سٹیٹ بینک کا شرعی مالیاتی کمیشن

کراچی (نامہ نگار) وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ آف پاکستان کی شریعت اپیلٹ بنچ کے ۲۳ دسمبر ۹۹ء کے فیصلہ کے مطابق سٹیٹ بینک میں ۱۱ رکنی اعلیٰ سطح کمشن قائم کیا ہے جو موجودہ مالیاتی نظام کو شریعت کے مطابق بنانے کے عمل کو انجام دینے اور اس کی نگرانی کے لیے پوری طرح با اختیار ہوگا۔ سٹیٹ بینک کے سابق گورنر آئی اے حنفی اس کے سربراہ ہوں گے۔ کمشن معیشت کو سود سے پاک کرنے کے قرین اپیلٹ بنچ کو فیصلہ پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گا۔ کمشن کے ارکان میں ایڈیشنل سیکرٹری فنانس ڈویژن چیئرمین سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمشن آف پاکستان محمد یونس خان اور چیف اکائونٹ ایڈوائزر سٹیٹ بینک ایم اشرف جنجوعہ شامل ہوں گے۔ جبکہ دوسرے ارکان اکائونٹ سلمان شاہ' ڈاکٹر پرویز حسن ایڈووکیٹ' مولانا رفیع عثمانی' اسلامک سکالر ذاکر نامزد صدر حبیب بینک' عامر ظفر خان نامزد صدر یو بی ایل اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ایس امجد حسین اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کے ڈاکٹر نعیم خان کمشن کے رکن اور سیکرٹری کے طور پر کام کریں گے۔ سپریم کورٹ کی شریعت اپیلٹ بنچ کے فیصلہ کے مطابق ملک کی موجودہ سودی معیشت کو ختم کر کے اس کی جگہ غیر سودی معیشت قائم کی جائے گی۔ اعلیٰ اختیاراتی کمشن مکمل طور پر با اختیار ہوگا جو فوری طور پر کام شروع کر دے گا۔ شریعت اپیلٹ بنچ نے ۲۳ دسمبر ۱۹۹۹ء کو ایک فیصلہ کے تحت ہر سطح کے سود کو اور سودی کاروبار کو مکمل طور پر حرام قرار دیا۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان کو تین ماہ کے اندر اس فیصلہ پر عمل درآمد کی ہدایت کی گئی جس کے لیے کمشن قائم کر دیا گیا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۴ جنوری ۲۰۰۰ء)

طالبان کی حکومت تسلیم کی جائے

نیویارک (کے پی آئی) افغانستان کے لیے اقوام متحدہ کے نمائندے نے نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کے

تمام ممالک کو افغانستان پر طالبان کی حکمرانی تسلیم کر لینی چاہیے اور اس جنگ زدہ ملک کی دوبارہ بحالی کی کوششیں شروع کرنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان نے افغانستان کے ۹۰ فیصد حصے میں امن قائم کر لیا ہے لیکن ان علاقوں کی تعمیر کے لیے ان کے پاس کوئی پروگرام نہیں کیونکہ اس کی تعمیر پر بہت خرچہ ہوگا جو طالبان کی برداشت سے باہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کے متعلق مغربی ممالک میں جو تاثر پایا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اقوام متحدہ اور دوسری امدادی ایجنسیاں افغانستان کو امداد فراہم کر رہی ہیں لیکن طالبان کی تحریک بنیاد پرستانہ تحریک سمجھی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغان عوام نے طالبان کو نجات دہندہ سمجھ کر خوش آمدید کہا کیونکہ وہ ۱۹۸۰ء کے بعد جنگی صورت حال سے نالاں تھے۔ عوام کو امن اور سلامتی کے علاوہ بھی بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے۔ وہ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے خواہاں ہیں اور اپنے ملک کی تعمیر کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں امدادی کارکنوں اور طالبان کو اکٹھے کرنے کا اہم تجربہ حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ لیا ہے۔ وہ اس بات پر متفق ہیں کہ سچ کو سچ ہی کہنا چاہیے۔ لڑکیوں کے لیے سکول کھولے جا رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ سرکاری سطح پر اور کچھ نجی سطح پر لوگ گھروں میں کھول رہے ہیں۔ طالبان انتظامیہ بیرونی ممالک کی خواتین کو بازاروں میں گھومنے سے منع نہیں کر رہی۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۵ جنوری ۲۰۰۰ء)

نائجیریا کی تیسری ریاست میں بھی شرعی قوانین کا نفاذ

لاگوس (اف پ) نائجیریا کی تیسری ریاست کانو میں بھی شرعی قوانین نافذ کر دیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں ریاستی پارلیمنٹ نے ایک بل کی منظوری دے دی ہے۔ ریاستی گورنر کے دستخطوں کے بعد بل باقاعدہ قانون کی شکل اختیار کرے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آئینی لحاظ سے نائجیریا ایک سیکولر ملک ہے جہاں مسلمانوں اور عیسائیوں کی آبادی تقریباً" برابر ہے۔ اس سے قبل ملک کی دو ریاستیں اسلامی قوانین نافذ کر چکی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مزید دو ریاستیں بھی اسلامی قوانین کے نفاذ پر غور کر رہی ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۵ جنوری ۲۰۰۰ء)

پاک فوج اور مغربی پریس

ہانگ کانگ (نیوز ڈیسک) فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے پاکستان کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ فوج کے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے مغرب اور پاکستان کے علاقائی اتحادیوں نے "دیکھو اور انتظار کرو" کی پالیسی اپنائی ہوئی ہے تاہم آہستہ آہستہ پاکستان پر بین الاقوامی برادری کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ اسلام آباد میں غیر ملکی سفارتکاروں کے مطابق مغربی ممالک پاکستان کی طرف سے اندرونی اور بیرونی محاذ پر واضح پیش رفت دیکھنا چاہتے ہیں جبکہ دوسری طرف پاک بھارت تعلقات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔

جریدے کے مطابق صدر کلنٹن اسی صورت میں پاکستان کا دورہ کریں گے جب فوجی حکومت بقول امریکہ دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کاروائی کرے گی جبکہ کلنٹن بھارت کو پاکستان کے ساتھ مذاکرات پر بھی آمادہ کریں گے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ کرپشن اور اقتصادی حوالے سے عوام کی فوج سے توقعات پوری نہیں ہوئیں جس کی بدولت فوج کی عوامی مقبولیت کم ہوئی ہے جبکہ فوج میں بنیاد پرستوں کو آگے لایا جا رہا ہے اور لبرل فوجی افسروں کو کھڈے لائن لگایا جا رہا ہے جبکہ جنرل مشرف نے لبرل ہونے کا تاثر برقرار رکھا ہوا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۳ جنوری ۲۰۰۰ء)

انڈونیشیا کے فسادات

لاہور (انٹرنیشنل ڈیسک) جزائر ملاکا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی نے پورے انڈونیشیا کو لپیٹ میں لے لیا ہے جس سے انڈونیشیا کی حکومت ہل کر رہ گئی ہے۔ فار ایسٹرن اکنامک ریویو کی رپورٹ کے مطابق جکارتہ کی مسجد الاصلاح جو مسلمانوں سے بھری پڑی تھی ۹ جنوری کو جزائر ملاکا میں عیسائیوں کی جانب سے مسلمانوں پر تشدد کے خلاف آواز بلند کی۔ ان مسلمانوں نے کہا کہ اب تک ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ہزاروں مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کی گئی ہے اور ہزاروں مسلمان بچے یتیم کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ خونریزی ان کے اپنے ہاں بھی شروع ہو سکتی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۸ جنوری ۲۰۰۰ء)

بلاسود بینکاری کے ۳۰ طریقے

لاہور (اپ پ) دنیا میں بلاسود بینکاری کے ۳۰ طریقے ہیں۔ اس سلسلے میں کویت، ایران، سعودی عرب، سوڈان، ملائشیا جیسے اسلامی ممالک کے علاوہ کینیڈا اور امریکہ میں تجربات ہو چکے ہیں۔ اس امر کا اظہار بینکار اور ماہر معاشیات سلیم سالم انصاری نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ مصنف نے قبل از اسلام سودی نظام کے حوالے بھی دیے ہیں اور تاریخی تناظر میں بھی اس کا جائزہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ مضاربہ، مشارکہ، لیزنگ، لیٹر آف کریڈٹ کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء)

گوتم بدھ کا دوبارہ ظہور

بیجنگ (ریڈیو نیوز) چین کی جانب سے سرکردہ بودھ لیڈر کرماپا لامہ کے بھارت فرار کے بعد ڈھائی سالہ بچے کی شکل میں گوتم بودھ کے دوبارہ ظہور کا اعلان کر دیا گیا ہے اور اس بچے کو مقدس قرار دینے کی مذہبی رسوم بھی ادا کر دی گئی ہیں۔ "سوشام بنکوگ" نامی یہ بچہ تبت کے دارالحکومت لہاسہ کے شمالی مقام لہاری میں ۱۳ اکتوبر ۹۷ء کو پیدا ہوا۔ اس بچے کی مذہبی حیثیت کی توثیق بھارت میں جلاوطنی کی زندگی گزارنے والے دلائی لامہ سے ضروری خیال کی جاتی ہے۔ بچے کو مقدس قرار دینے کے لیے لہاسہ کی "جو بکنگ" نامی خانقاہ میں تقریب ہوئی جس میں سرکردہ حکام نے بھی

شرکت کی۔ اس بچے کو "ریتوچی" کا مذہبی مقام دیا گیا ہے۔ تبت کے خود مختار علاقہ کے نائب صدر کی جانب سے بھی بچے کے ۷ ویں "ریتوچی" ہونے سے متعلق تصدیقی سرٹیفکیٹ جاری کر دیا ہے۔ ادھر بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ تبت سے فرار ہو کر آنے والے بودھ مذہبی لیڈر کرپالامہ کو بھارت میں رہنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ وزیر مملکت امور خارجہ اجیت پانچانے بھی کہا ہے کہ کرپالامہ کو کچھ عرصہ کے لیے بھارت میں رہنے کی اجازت ہے۔ "نومولود بودھا" کی تاجپوشی کی ایک اور رسم ابھی باقی ہے جس کے بعد اس کی مذہبی زندگی کا آغاز ہوگا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۸ جنوری ۲۰۰۰ء)

چین، طالبان اور بھارت

نئی دہلی (جنگ نیوز) ٹائمز آف انڈیا نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان کا دیرینہ دوست چین، طالبان سے بھی تعلقات استوار کر رہا ہے اور اس نے طالبان کے وفد کو دورے کے لیے مدعو کیا تھا۔ کابل کے حکمرانوں کے لیے سلامتی کونسل کے طاقتور رکن سے شناسا ہونے کا یہ بہترین موقع رہا۔ رپورٹ کے مطابق چین اپنے سرحدی صوبے میں اسلامی تحریک سے پریشانی کے باوجود طالبان سے رلو و رسم اس لیے بڑھا رہا ہے کہ اسے اپنے صوبے میں بعض ایسی مشکلات درپیش ہیں جن سے نمٹنے کے لیے وہ طالبان سے مدد حاصل کر سکتا ہے۔ نیز اسے طالبان کی دہشت گردی سے بھی خطرہ نہیں کیونکہ اسے یقین ہے کہ اس کا دوست پاکستان ضرورت پڑنے پر طالبان پر قابو کر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ چین کے پیپلز انسٹیٹیوٹ برائے خارجہ امور نے حال ہی میں طالبان کے ۳ رکنی وفد کو مدعو کیا تھا جس نے چین جا کر چینیوں سے ملاقات کی۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء)

چین میں مردوں کو زچگی کی چھٹیاں ملیں گی

شنگھائی (اے ایف پی) چینی حکومت نے خواتین کی طرح مردوں کو بھی زچگی کی چھٹیاں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرکاری فیملی پلاننگ کمیشن کے مطابق صوبہ ہیولانگ جیانگ میں ان خاوندوں کو تنخواہ کے ساتھ ۵ سے ۱۰ دن کی چھٹی دینے کے قوانین یکم فروری سے لاگو کیے جا رہے ہیں جن کی بیوی نے بچے کو جنم دیا ہو۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء)

برما نے بنگلہ دیش سے ۱۴ ہزار مسلمان پناہ گزینوں کو واپس لینے سے انکار کر دیا

واشنگٹن (ریڈیو رپورٹ) برما نے بنگلہ دیش سے ۱۴ ہزار مسلمان پناہ گزینوں کو واپس لینے سے انکار کر دیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق بنگلہ دیشی حکام نے بتایا کہ برما کے عہدے داروں کا کہنا ہے کہ وہ ان پناہ گزینوں کو برما کے شہری نہیں مانتے، بنگلہ دیش کا کہنا ہے کہ یہ پناہ گزین ان کی معیشت پر بوجھ ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء)

فلپائن کے مسلمان حریت پسندوں کی جدوجہد

زنگوانگا، فلپائن (اف پ) فلپائن کے جزیرہ جولو میں مسلمان حریت پسندوں اور فوجی دستے کے درمیان ایک جھڑپ میں چھ حریت پسند جاں بحق اور آٹھ فوجی زخمی ہوگئے ہیں۔ دونوں طرف سے فائرنگ کا سلسلہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ جاں بحق ہونے والے ۶ افرد کی لاشیں تلاش کر لی گئی ہیں۔ فوجی دستے نے کمک طلب کر لی جس پر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے مزید فوج بھیج دی گئی جس نے حریت پسندوں پر راکٹ برسائے۔ حکام کے مطابق گشت کرنے والے فوجی ایک گینگ کا تعاقب کر رہے تھے جس نے ایک مقامی تاجر کا اغوا کر لیا تھا تاہم بعد میں اسے بخیریت رہا کر دیا تھا۔ (نوائے وقت لاہور ۲ فروری ۲۰۰۰ء)

اٹھارہ ہزار امریکی فوجی مسلمان ہوگئے

واشنگٹن (کے پی آئی) امریکہ میں اٹھارہ ہزار فوجیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ امریکی بحریہ کے ایک مسلم کپتان یحیٰی نے اپنے انٹرویو میں بتایا ہے کہ امریکہ کی بری، بحری اور فضائی افواج میں ۱۸ ہزار فوجی مسلمان ہو چکے ہیں۔ تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکی بحریہ میں آٹھ فوجی ایسے ہیں جنہوں نے فوج میں پہلے سے موجود مسلمان افسروں اہلکاروں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا ہے جبکہ کئی بڑے افسروں کو ان کی کارکردگی پر تعریفی اسناد اور میڈل ملنے کے بعد غیر مسلم امریکی فوجی بھی اسلام کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی بحریہ میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافے کے بعد بحریہ کے علامتی نشان میں بھی تبدیلی لائی گئی ہے، صلیب کے اندر چاند بنا کر نیا نشان تشکیل دیا گیا ہے۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۳۱ جنوری ۲۰۰۰ء)

ججوں کے حلف نامہ سے "اسلامی جمہوریہ" خارج

اسلام آباد (وقائع نگار خصوصی) سپریم کورٹ آف پاکستان کے نئے چیف جسٹس اور جج صاحبان اور سندھ سرحد پنجاب اور بلوچستان کی ہائیکورٹس کے چیف جسٹس اور جج صاحبان نے بدھ کی صبح عبوری آئین کے حکم کے تحت جو حلف اٹھایا اس میں انہوں نے دستوری حلف میں دیے گئے حلف کے یہ نکات نہیں پڑھے کہ "میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا" اسی طرح انہوں نے دستور میں دیے گئے حلف کی یہ عبارت بھی نہیں پڑھی "میں اپنے فرائض کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق انجام دوں گا۔" عبوری آئین کے حکم نمبر ایک مجریہ ۱۹۹۹ء کے آرٹیکل ۳ کے تحت فاضل جج صاحبان نے جو حلف اٹھایا اس کا متن درج ذیل ہے۔

"میں صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے

پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا کہ بحیثیت چیف جسٹس پاکستان یا جج عدالت عظمیٰ پاکستان یا چیف جسٹس یا جج عدالت عالیہ میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ عبوری آئین کے حکم نمبر ایک آف ۱۹۹۹ء (جیسا کہ ترمیم شدہ ہے) اور ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو نافذ شدہ ہنگامی حالت کے اعلان اور قانون کے مطابق سرانجام دوں گا کہ میں اعلیٰ عدالتوں کونسل (سپریم جوڈیشل کونسل) کے جاری کردہ ضابطہ اخلاق کی پابندی کروں گا کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا اور یہ کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔ آمین"۔
(روزنامہ جنگ لاہور ۲۷ جنوری ۲۰۰۰ء)

کوفی عنان کی ہمدردیاں

گروزنی (آن لائن) اقوام متحدہ سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ پوری دنیا دہشت گردی کے خلاف ہے اور دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دینا چاہیے تاہم ان کے خلاف طاقت کے استعمال میں عام شہریوں کو محفوظ رکھا جائے۔ اپنے دورہ ماسکو کے دوران روسی عبوری صدر ولاد میرپوٹین کے ساتھ ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ ان کی ہمدردی چیچن علیحدگی پسندوں کے خلاف لڑنے والے روسی فوجیوں کے ساتھ ہے تاہم اس لڑائی میں بے گناہ شہریوں کی ہلاکت کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی کاروائیاں بہت سوچ سمجھ کر کرنی چاہئیں کیونکہ ان میں شہریوں کے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳۰ جنوری ۲۰۰۰ء)

چیچن مجاہدین پہاڑوں میں منتقل ہوگئے

گروزنی (اف پ) چیچنیا میں جانبازوں اور روسی فوج کے درمیان لڑائی ملک کے جنوبی پہاڑوں کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔ روسی فوجی ذرائع کے مطابق گروزنی سے نکلنے والے جانبازوں نے شہر کے نواحی پہاڑی علاقہ میں پوزیشنیں سنبھال لی ہیں اور مورچہ بند ہو کر روسی فوج پر حملے کر رہے ہیں۔ فریقین نے ایک دوسرے کو بھاری جانی نقصان پہنچانے کے دعوے کیے ہیں۔ روسی فوج نے تباہ شدہ دارالحکومت میں اپنی پیش قدمی تیز کر دی ہے۔ فوج کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ جانبازوں کے شہر سے نکل جانے کے باعث مزاحمت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ روس کے فوجی عہدے داروں نے چیچن جانبازوں کے گروزنی سے نکل جانے پر حیرت کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تقریباً ناممکن ہے کہ دو ہزار کے قریب جانباز روس کے مضبوط حصار کو توڑ کر شہر سے محفوظ انخلاء کر گئے ہیں۔ فوجی عہدے دار نے اسے مشکوک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ قیادت سے خفیہ ڈیل کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ عہدے دار نے مزید کہا ہے کہ وہ شہر کے باہر روسی فوج کی ایک دفاعی لائن کو توڑ سکتے ہیں جبکہ اس طرح جل دے کر نکلنا ممکن نہیں ہے۔ ادھر معلوم ہوا ہے کہ برطانوی اخبار دی ٹائمز سے وابستہ ایک صحافی کو روسی فوج نے حراست میں لے لیا ہے۔ صحافی گائلز و۔سل روسی فوج کو اپنی شناخت کرانے میں ناکام ہوگیا جس پر اسے حراست میں لے لیا گیا۔ (روزنامہ اوصاف ۴ فروری ۲۰۰۰ء)

سعودی عرب میں انتخابات نہیں ہو سکتے

ریاض (اف پ) ایک سعودی عہدے دار نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں انتخابات نہیں کرائے جا سکتے۔ مجلس شوریٰ (مشاورتی کونسل) کے سربراہ الشیخ محمد بن ابراہیم الجبیر نے اے ایف پی سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال مجلس شوریٰ کے ارکان کے انتخابات کے لیے الیکشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سعودی عرب میں انتخابات آئیڈیل راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ ارکان کی نامزدگی کے لیے معیار کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ جبکہ انتخابات میں اس معیار کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی نہیں دی جا سکتی۔ الشیخ محمد بن ابراہیم الجبیر نے کہا کہ ۸۰ رکنی مجلس شوریٰ کے لیے امیدواروں کی نامزدگی سینئر سعودی حکام پر مشتمل کمیٹی کرتی ہے جو حکومت کو مشورے دیتی ہے تاہم اسے فیصلہ سازی کا اختیار نہیں ہے۔ ادھر شوریٰ کے ایک رکن نے کہا کہ کمیٹی الشیخ محمد جبیر کے علاوہ وزیر داخلہ، گورنر ریاض، شاہ فہد اور ولی عہد شہزادہ عبد اللہ کے مشیروں پر مشتمل ہے تاہم حتمی فیصلہ خادم حرمین الشریفین خود کرتے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳ فروری ۲۰۰۰ء)

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نامہ نگار) مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی رہنما ممبر اسلامی نظریاتی کونسل مولانا علامہ ارشاد الحق نے کہا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۷ء تک فوجداری دیوانی دستور ترامیم پر نظر ثانی مکمل کر کے اسے حتمی شکل دے دی ہے۔ اب دستور کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے تمام تجاویز چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل و ارکان چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کر کے انہیں پیش کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے معطل ہونے سے قادیانیوں نے دوبارہ سر اٹھایا ہے اور قادیانیوں نے مساجد میں بشیر الدین محمود کا ترجمہ شدہ قرآن مساجد میں رکھنا شروع کر کے اذان دینا شروع کر دی ہے۔ آئین میں دوبارہ اسلامی شقوں کے نفاذ سے یہ فتنہ ختم ہو جائے گا۔
(نوائے وقت لاہور یکم فروری ۲۰۰۰ء)

دستور کی رو سے اسلامی دفعات کے تحفظ کا فرمان جاری کیا جائے

چیف ایگزیکٹو سے ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کا مطالبہ

ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے چیئرمین چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کی دعوت پر مختلف دینی راہ نماؤں اور ماہرین قانون کا ایک مشترکہ مشاورتی اجلاس ۶ فروری ۲۰۰۰ء کو نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں ۷۳ء کے دستور کی معطلی اور اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے پی سی او کے تحت حلف نامہ میں "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے نام سے "اسلامی جمہوریہ" کے الفاظ حذف کیے جانے سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا کہ دستور پاکستان کے معطل ہونے کے بعد سے ملک میں قادیانیوں اور سیکولر لابیوں کی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ججوں کے حلف نامہ سے "اسلامی جمہوریہ" کے الفاظ حذف ہونے سے پاکستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت مشکوک ہو کر ایک سیکولر ملک کا تاثر ابھر رہا ہے، اسی طرح چیف ایگزیکٹو کی حکومت میں شامل بعض افراد کے بارے میں قادیانی ہونے یا بین الاقوامی سیکولر لابیوں سے ان کے تعلق کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ چیف ایگزیکٹو کی طرف سے اس سلسلہ میں پوری قوم بالخصوص دینی حلقوں کو اعتماد میں لیا جائے اور صورت حال کی وضاحت کی جائے۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ چیف ایگزیکٹو سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جس طرح ۷۷ء میں جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے ۷۳ء کا دستور معطل کرنے کے بعد دینی حلقوں کے مطالبہ پر عبوری آئین میں دستور کی اسلامی دفعات اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی دفعات کو بحال رکھنے کا اعلان کیا تھا اسی طرح جنرل پرویز مشرف بھی پی سی او کے تحت ایک مستقل فرمان کے ذریعہ ۷۳ء کے دستور کی اسلامی دفعات، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، قرارداد مقاصد کی بالادستی اور ملک کے نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کی بحالی کا اعلان کریں۔ اجلاس میں ملک بھر کی دینی جماعتوں کے قائدین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ٹھوس مشترکہ لائحہ عمل اختیار کر کے عقیدہ ختم نبوت کی دستوری حیثیت اور دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کے تحفظ کے لیے بروقت اور موثر کردار ادا کریں۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ اس سلسلہ میں دینی جماعتوں کے راہ نماؤں سے رابطہ کیا جائے گا اور لاہور کی سطح پر تمام دینی جماعتوں کا ایک مشترکہ مشاورتی اجلاس جلد طلب کیا جائے گا تا کہ اس مسئلہ پر دینی جماعتوں کے باہمی تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے پروگرام مشترکہ طور پر طے کیا جا سکے۔ اجلاس میں مجلس احرار اسلام کے راہ نماؤں مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری، مولانا محمد اسحاق سلیمی، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، مولانا سید کفیل شاہ بخاری، عبد اللطیف خالد چیمہ، میاں اویس احمد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور پاکستان شریعت کونسل کے راہ نماؤں مولانا زاہد الراشدی اور مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کے علاوہ ممتاز قانون دان چودھری نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ اور ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے بھی شرکت کی۔

غیر سودی نظام کے لیے کمیشن کا قیام

وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت بنچ کے ۲۳ دسمبر ۹۹ء کے فیصلے کے مطابق سٹیٹ بنک میں ۱۲ رکنی اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیا ہے جو موجودہ مالیاتی نظام کو شریعت کے مطابق بنانے کے عمل کو انجام دینے اور اس کی نگرانی کے لیے پوری طرح با اختیار ہوگا۔ سٹیٹ بنک کے سابق گورنر آئی اے حنفی اس کمیشن کے سربراہ ہوں گے۔ یہ کمیشن معیشت کو سود سے پاک کرنے کے فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گا۔ سپریم کورٹ کے شریعت بنچ نے ربا کو حرام قرار دینے کا جو فیصلہ دیا ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے اور قیام پاکستان کے موقع پر ہم نے اعلان کیا تھا کہ پاکستان تمام دنیا کے لیے مینارہ نور ثابت ہوگا اور ہم دنیا کو اسلام کے عادلانہ نظام کا نمونہ پیش کریں گے۔ قیام پاکستان کو نصف صدی سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے، اس دوران دینی جماعتوں کی طرف سے سود کے خلاف مہم چلتی رہی اور پاکستان میں سود سے پاک مالی نظام کے قیام کا مطالبہ ہوتا رہا لیکن حکومت نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اب سپریم کورٹ کے شریعت بنچ نے اپنے ۲۳ دسمبر کے فیصلے میں ربا کی ساری شکلیں غیر اسلامی قرار دی ہیں اور حکومت سے کہا ہے کہ وہ پاکستان میں غیر سودی مالی نظام قائم کرے۔ اس لحاظ سے حکومت کا یہ فیصلہ بڑا مستحسن ہے کہ اس نے اس فیصلہ پر عمل درآمد کے لیے ایک گیارہ رکنی اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیا ہے جو معیشت کو سود سے پاک کرنے کے لیے اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ اس

وقت دنیا میں مغرب کا مالیاتی نظام رائج ہے جو سرتاپا سود پر مبنی ہے۔ پاکستان بھی اس مالیاتی نظام میں جکڑا ہوا ہے۔ اس لحاظ سے غیر سودی نظام کا نقشہ پیش کرنا ایک جرات مندانہ کام ہے اور اس کی توقع انہی لوگوں سے کی جا سکتی ہے جو اسلام کے مالیاتی نظام سے نہ صرف واقف ہوں بلکہ اس پر پختہ ایمان بھی رکھتے ہوں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اس اعلیٰ سطحی کمیشن کے قیام سے کوئی اچھا تاثر قائم نہیں ہوتا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس کمیشن میں کمٹڈ لوگ شامل کیے جاتے جو سود کو حرام سمجھتے۔ لیکن ایک آدھ کو چھوڑ کر اس کمیشن میں زیادہ تر ایسے لوگ شامل کیے گئے ہیں جو سود کے حق میں دلائل دیتے رہے ہیں۔ ایسے لوگوں سے کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ سٹیٹس کو سے ہٹ کر غیر سودی نظام کا نقشہ پیش کریں گے۔ اس کمیشن کے لیے انقلابی ذہنوں کی ضرورت تھی جو روایتی سودی نظام کو ختم کر کے غیر سودی اسلامی مالیاتی نظام پر یقین رکھتے ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس کمیشن پر نظر ثانی کرے گی اور ایسے لوگوں کو سامنے لائے گی جو واقعی کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہوں۔ صرف لیپا پوتی کرنے والے نہ ہوں ورنہ حکومتی ارادوں کے بارے میں بھی شک و شبے کا اظہار شروع ہو جائے گا۔ (ادارتی شذرہ نوائے وقت لاہور ۲۵ جنوری ۲۰۰۰ء)

کشمیر اور چیچنیا کے مجاہدین کے ساتھ ہم آہنگی کا اظہار اور سابق چیچن صدر کی گرفتاری کی مذمت ○ مولانا درخواستی

پاکستان شریعت کونسل کے امیر حضرت مولانا فداء الرحمن درخواستی نے کہا ہے کہ پاکستان کے عوام نے ۵ فروری کو ملک گیر ہڑتال اور ہمہ گیر تقریبات کے ذریعہ ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی میں پاکستانی عوام ان کے ساتھ ہیں اور وہ کشمیری عوام کی جدوجہد کو اپنی جدوجہد سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ برطانوی استعمار نے اپنے مخصوص مفادات کے لیے جان بوجھ کر کھڑا کیا تھا اور اقوام متحدہ کے واضح فیصلوں اور قراردادوں کے باوجود عالمی طاقتیں اس مسئلہ کو حل کرانے میں لیت و لعل سے کام لے رہی ہیں جس کی وجہ سے کشمیری عوام نے مجبور ہو کر بھارت کی مسلح جارحیت کے خلاف ہتھیار اٹھا لیے ہیں اور وہ مسلسل جہاد میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کا یہ مسلمہ حق ہے کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ کریں اور بھارت عالمی فورم پر اس کا وعدہ کرنے کے باوجود کشمیری عوام کا یہ حق انہیں دینے سے انکاری ہے جس کی وجہ سے پورے جنوبی ایشیا کا امن خطرے میں پڑ گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مغربی قوتوں نے انڈونیشیا میں تو مشرقی تیمور کو آزادی دلانے کے لیے ریفرینڈم کرا دیا کیونکہ وہاں کی عیسائی آبادی اس کا مطالبہ کر رہی تھی لیکن پچاس سال سے چلے آنے والے مسئلہ کشمیر میں مغربی طاقتوں کا اپنا کوئی مفاد نہیں ہے اس لیے وہ مظلوم مسلمانوں کی پکار سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی تیمور میں چند برسوں میں ریفرینڈم اور آزادی کا اہتمام کرنے والے عالمی اداروں نے کشمیر، فلسطین، چیچنیا، کسووہ اور بوسنیا میں جو کردار ادا کیا ہے اس سے واضح ہوگیا ہے کہ یہ مغربی قوتیں مسلمانوں کے بارے میں معاندانہ رویہ اور دہرا معیار رکھتی ہیں اور جہاں مسلمانوں کے حقوق کی بات ہوتی ہے یہ منافقت کا شکار ہو جاتی ہیں۔

مولانا درخواستی نے کشمیری مجاہدین اور چیچنیا کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ ہم آہنگی اور یک جہتی کا اظہار کرتے ہوئے اسلام آباد میں چیچنیا کے سابق صدر سلیم خان کی گرفتاری اور ان کے ساتھیوں پر خفیہ ادارے کے اہل کاروں کے تشدد کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ چیچنیا کے سابق صدر کے خلاف اس شرمناک کاروائی کے ذمہ دار افسران کو معطل کر کے سزا دی جائے۔

پاکستان شریعت کونسل کے سربراہ نے کہا کہ ملک کی تازہ صورت حال اور نفاذ شریعت کی جدوجہد کو تیز کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے کونسل کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس عید الاضحیٰ سے قبل طلب کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا عیسیٰ منصوری کی تصانیف

(۱) مقالات منصوری (جلد اول)
(علمی، فکری اور سیاسی موضوعات پر فکر انگیز تحریریں)

(۲) دینی مدارس اور جدید تقاضے
(دینی مدارس کے نصاب و نظام اور جدید تقاضوں کا مفصل تجزیہ)

(۳) مغربی افکار اور ان کا پس منظر
(جدید مغربی فکر کے ارتقاء کا تاریخی و علمی جائزہ)

(۴) تبلیغی تقریریں
(شہرہ آفاق مبلغ الحاج فضل کریم کی تقاریر)

ناشر: ورلڈ اسلامک فورم لندن

پاکستان میں ملنے کا پتہ: الشریعہ اکادمی، پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ